65570-کیا پندرہ روز عادت سے زیادہ ماہواری حیض شمار کرے یا کہ روزہ رکھے ؟

سوال

مجھے خون میں زیادتی کی مشکل درپیش ہے، اور ماہواری صحیح نہیں آتی، اگر دس یا پندرہ روزہ سے زیادہ خون آئے تو کیا میں نماز ادا کروں یا نہ ؟

پسندیدہ جواب

شریعت میں مدت حیض کی کم از کم یا زیادہ سے زیادہ مدت کی کوئی دلیل نہیں پائی جاتی.

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ سے درج ذیل سوال کیا گیا :

کیا حیض کے لیے کوئی کم از کم یا زیادہ سے زیادہ مدت معلوم ہے ؟

شیخ رحمہ اللہ کا جواب تھا :

"صحیح یہی ہے کہ حیض کی کم از کم یا زیادہ سے زیادہ ایام کی کوئی حد نہیں؛ کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے :

{اور یہ آپ سے حیض کے متعلق دریافت کرتے ہیں، آپ کہہ دیجئے کہ یہ گندگی ہے چنانچہ حیض کی حالت میں عورتوں سے دور رہو، اور پاک صاف ہونے سے قبل ان کے قریب نہ جاؤ} البقرۃ (222).

چنانچہ اللہ تعالی نے ممانعت کی انتہاء کی معلوم حد مقرر نہیں کی بلکہ ممانعت کی انتہاء اور حد طہر و پاکی مقرر فرمائی، جو اس پر دلالت کرتی ہے کہ حکم کی علت حیض کی موجودگی یا عدم موجودگی ہے، اس لیے جب بھی حیض آئے حکم ثابت ہوگا، اور جب بھی حیض سے پاک صاف اور طاہر ہو جائے تو اس کے احکام بھی زائل ہو جائینگے، پھر تحدید کی کوئی دلیل نہیں ملتی، حالانکہ اسے بیان کرنے کی ضرورت ہے، چنانچہ اگر عمر یا زمانے کی تحدید شرعا ثابت ہوتی تو کتاب اللہ اور سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں اس کا بیان ضرور ملتا.

اس بنا پر جب بھی عورت کو حیض کا معروف خون آئے تو وہ بغیر کسی معین مدت کے حیض ہی شمار ہوگا، الا یہ کہ عورت کو مسلسل خون آتا رہے اور منقطع نہ ہو، یا پھر قلیل سی مدت مثلا مہینہ میں ایک یا دو روز کے لیے منقطع ہو تو اس وقت یہ استحاضہ کا خون ہوگا"

دیکھیں : مجموع فتاوی الشیخ ابن عثیمین (271/11).

اس بنا پر حیض کا خون رکنے اور غسل کر کے پاکی اختیار کرنے سے قبل آپ کے لیے نماز ادا کرنی جائز نہیں، حیض کا خون رکنے کی دو علامتیں معروف ہیں، یا تو سفید مادہ خارج ہو جو حیض ختم ہونے کے بعد آتا ہے، یا پھر خون مکمل طور پر خشک ہو جائے.

مزید تفصیل کے لیے آپ سوال نمبر (5595) کے جواب کا مطالعہ کریں.

واللہ اعلم.